اِمامُ زَیدُ الشّہید رضی اللہ عنہ

کوفیوں نے جن کے ساتھ دوبارہ بے وفائی کی

تالیف

احمد رضا مغل

انتساب

یہ کتاب

حضرت زید بن امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہما

کی پاکیزہ یاد اور عظیم علمی و روحانی خدمات کے نام منسوب ہے،

وہ عظیم فرزندِ اہلِ بیت جنہوں نے حق و صداقت کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا، علم و عمل کا چراغ روشن رکھا اور امتِ مسلمہ کو صبر، استقامت اور عزیمت کا درس دیا۔

نیز یہ کاوش اپنے والدین، اساتذۂ کرام اور ان تمام اہلِ علم کے نام بھی جنہوں نے مجھے دینِ اسلام، محبتِ اہلِ بیت اور خدمتِ علم کی راہ پر چلنے کی ترغیب دی۔

اللہ تعالیٰ حضرت زید بن امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہما کے فیوض و برکات سے ہمیں مستفید فرمائے، ان کی سیرتِ مبارکہ سے روشنی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور روزِ قیامت ان کے پاکیزہ جدِ امجد سیدنا رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین یا رب العالمین۔

فہرست

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونصلي ونسلم على سيدنا محمد خاتم النبيين، وعلى آله الطاهرين، واصحابه الغر الميامين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

اسلامی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی ہیں جن کی حیاتِ مبارکہ علم، عمل، زہد، تقویٰ، شجاعت اور حق گوئی کا حسین امتزاج نظر آتی ہے۔ حضرت زید بن امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہما بھی انہی عظیم المرتبت ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے علمِ نبوت کے چشمۂ صافی سے فیض پایا اور اپنے کردار و عمل سے امتِ مسلمہ کے لیے ایک روشن مثال قائم کی۔

آپ اہلِ بیتِ نبوی ﷺ کے معزز فرد، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے اور سیدنا امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔آپ نے علم و معرفت، عبادت و ریاضت اور حق و صداقت کی سربلندی کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کردی۔آپ کی شخصیت میں علمائے امت کے لیے علمی وقار، عبادت گزاروں کے لیے تقویٰ و خشیت، اور حق کے متلاشیوں کے لیے استقامت وجرات کا عظیم نمونہ موجود ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں حضرت زید بن امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہما کے نسب، فضائل، علمی مقام، اخلاقِ کریمانہ، جہاد و شہادت اور ان سے متعلق اہم تاریخی واقعات کو مستند مآخذ کی روشنی میں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا مقصد محض تاریخی معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ اس عظیم شخصیت کی سیرت سے سبق حاصل کرنا اور ان کے روشن نقوشِ قدم کو اجاگر کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس معمولی کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائے، اسے اہلِ علم کے لیے مفید بنائے اور مصنف و قارئین کے لیے ذریعۂ نجات و سعادت قرار دے۔

وما توفيقي إلا بالله، عليه توكلت وإليه أنيب

حضرت زید بن امام علی زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ

آج ہمارا موضوع تاریخ اسلام کی اہم ترین شخصیات میں سے ایک ،خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ, حضرت زید بن امام علی زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ ہیں ، جناب زید بن علی رضی اللّٰہ عنہ کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے ،آپ نہایت صالح ، متقی اور عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے صاحب علم و فضل اور ذی وجاہت شخص تھے ،آپ ان تمام علمی و روحانی اوصاف سے مزین تھے جو اہل بیت کا طرہ امتیاز ہے ۔آپ کی ذات گرامی قرآن و حدیث و فقاہت دین میں امامت کے مرتبہ پر فائز تھی، آپ نے بچپن میں ہی قرآن حفظ کر لیا تھا اور عمر کا ایک بڑا حصہ قرآن مجید کی تلاوت اور اس میں غور و فکر میں بسر کیا جس کی وجہ سے اپ کو " **حلیف القرآن** " کہا جاتا تھا اور آپ ایک مخصوص قرائت قرآنی کے بھی ماہرین میں سے تھے تفصیلی تعارف درج ذیل ہے

نام و کنیت:

نام زید، کنیت ابو الحسین یا ابو الحسن ہے جبکہ لقب " الشہید " اور " حلیف القرآن " ہے لیکن شہرت " زید الشہید " سے ہے

نسب:

آپ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللّٰہ عنہ کے پوتے اور حضرت زین العابدین رضی اللّٰہ عنہ کے بیٹے ہیں
نسب کچھ یوں ہے : ابو الحسین زید الشہید بن علی زین العابدین بن امام حسین رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین

والدہ:

حضرت امام سجاد زین العابدین رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ جن کا نام "**حیدان**" تھا ان سے بطن اطہر سے دو فرزند حضرت سیدنا امام زید و سیدنا عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئے آپ مہاجرین سندھ میں سے تھیں

آپ کے متعلق امام ابن قتیبہ اپنی کتاب "**المعارف**" میں لکھتے ہیں کہ : **زید بن علی بن الحسین** (رضی اللہ عنهم) **فکان یکنی ابا الحسن و امه سندیّة**

یعنی زید بن علی بن الحسین رضی اللہ عنھم ان کی کنیت ابو الحسین تھی اور ان کی والدہ ماجدہ **سندھی** خاتون تھیں (**المعارف ص** 216)

حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اولاد کے حوالے سے رقمطراز ہیں کہ : **عمر و زید لأم ولد تسمی حیدان فهذه ام زید بن علي السندیّة**

ترجمہ : عمر اور زید (رضی اللہ عنھم) کی والدہ ایک ام ولد کنیز ہیں جن کا نام حیدان ہے تو یہی وہی خاتون (حیدان) ہیں حضرت زید بن علی کی والدہ سندھی ہیں (**تاریخ ابن عساکر** ، ج 6 ،ص 15، 16)

یادرہے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ آپ کے بھائی تھے

ولادت:

آپ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے درست 67 ہجری ہے مدینۃ المنورہ میں پیدا ہوئے

تابعین میں سے ہیں:

امام ابن حبان نے آپ کو اپنی "الثقات" میں تابعی شمار کیا ہے رقمطراز ہیں : **رأى جماعة من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** امام زید رضی اللّٰہ عنہ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللّٰہ عنہم کی ایک جماعت کو دیکھا ہے (**الثقات** ، ج 4 ص 249)

حلیہ مبارک:

نہایت حسین و جمیل، سفید رنگت، کشادہ چہرہ، بڑی آنکھوں، باریک ابروؤں، خوبصورت گالوں، گھنی داڑھی اور چوڑے سینے والے تھے۔ دو کندھوں کے درمیان فاصلہ زیادہ تھا، یعنی آپ کا جسم مضبوط اور متناسب تھا۔ آپ فصاحت و بلاغت میں بے مثال تھے (**الافادۃ من تاریخ السادات** ج 1ص44)

بقیۃ السلف (اولاد):

امام زید رضی اللّٰہ عنہ کی اولاد سے یحیٰ جن کی ماں ربطہ بنت ہاشم بن عبداللہ بن محمد الحنفیہ تھیں، عیسیٰ ، حسین مختلف لونڈیوں سے ہیں، یحیٰ یہ نصر بن یسار کے زمانے میں جوزجان میں قتل کیے گئے، ان کی کوئی اولاد نہ تھی ، عیسیٰ نے کوفہ میں انتقال کیا ان کی چند اولاد تھیں، ایک بیٹے کا نام احمد بن عیسیٰ تھے، حسین بن زید نابینا ہو گئے تھے، ان کی بیٹی میمونہ مہدی کے عقد میں تھیں، علی بن علی بن حسین کا لقب "**افطس**" تھا، ان کی اولاد باقی ہے ، ام موسیٰ بنت علی بن حسین سے داؤد بن علی بن عباس نے عقد کیا اور ان کے بعد ان کی بہن ام حسن سے عقد کیا تھا، اور خدیجہ سے محمد بن عمر بن علی المرتضی نے نکاح کیا تھا (**المعارف** ، ص 222)

اساتذہ کرام:

آپ نے صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ انصاری، حضرت عروہ بن زبیر، بھائی حضرت امام باقر رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اپنے والد محترم حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ سے اکتساب علم کیا(سیر اعلام النبلاء ج 4 ص 390)

تلامذہ:

آپ سے اخذ واستفادہ کرنے والوں میں درج ذیل حضرات شامل ہیں :

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ،آپ کے تینوں صاحبزادگان محمد، حسین، یحییٰ رحم اللہ علیہم، امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ، قیس بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ، سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ، عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ (حیاۃ الامام زید رضی اللہ عنہ ص 34)

امام پاک کے اعتقادی نظریات:

ابو خطاب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ امام زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے نظریات کے بارے میں دریافت کیا تو امام زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اللہ کی بارگاہ میں برائت ظاہر کرتا ہوں،

" مشبہہ " سے جنہوں نے اللہ کو مخلوق کے مشابہ قرار دیا،

" مجبرہ " سے جنہوں نے نے اپنے گناہوں کا اللہ کے ذمے کر دیا

"مرجئہ " سے جنہوں نے گناہگاروں کا اللہ کی معافی کا لالچ دیا

"مارقہ " سے جنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا انکار کیا

رافضہ " سے جنہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر کا انکار کیا "

(سیرت امام زید رضی اللہ عنہ ص 33)

امام پاک کا حضرات شیخین کریمین کے بارے میں ارشاد :

امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں نقل کرتے ہیں :

حافظ عمر بن شبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنھم سے راوی انھوں نے رافضیوں سے فرمایا : انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون أبي بكر وعمر ، ولم يستطيعوا أن يقولوا فيهما شيئاً، وانطلقتم أنتم فطفرتم فوق ذلك ، فبرئتم منهما فمن بقي فوالله ما بقي أحد إلا برئتم منه۔

خارجیوں نے چل کر تو انہیں سے برات کی جو ابو بکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے، اور اے رافضیو ! تم نے ان سے اوپر جست کی کہ خود ابو بکر و عمر سے برات کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرا نہ کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج 15 ص 139)

سابقہ روایت کی تحقیق:

بعض نادان کم علم افراد اس روایت کو موضوع و ضعیف قرار دیتے ہیں ان شاء اللہ یہاں اس کے تمام راوی پر کلام کرتے ہیں:

پہلے سند اور متن ذکر کرتے ہیں:

ابن عساکر نقل کرتے ہیں: قال: وأنا الدارقطني نا أحمد بن محمد بن إسماعيل السوطي، نا أحمد بن ملاعب نا عمرو بن حماد بن طلحة، نا حسين بن عيسى بن زيد، عن أبيه، قال: قال زيد بن علي: انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون أبي بكر وعمر، ولم يستطيعوا أن يقولوا فيهما شيئاً، وانطلقتم أنتم فطفرتم فوق ذلك، فبرئتم منهما فمن بقي فوالله ما بقي أحد إلا برئتم منه۔

امام اہل بیت سید نا امام زید بن زین العابدین فرماتے ہیں کہ خوارج نے اٹھ کر ان شخصیات پر تبرا کیا جو ابو بکر و عمر سے کم تھے (یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی) مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور اے اہل کوفہ تم نے اوپر جست کی ابو بکر و عمر پہ تبرا کیا تو اب وہ کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی باقی نہ رہا جس پر تم نے تبرّا نہ کیا ہو

(تاریخ مدینه دمشق، ج 19، ص 462،463)

1۔ الدارقطنی جن کا پورا نام

ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن النعمان بن دینار بن عبد اللہ البغدادی

امام ذہبی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

الإمام الحافظ المجود، شيخ الإسلام

وقال القاضي أبو الطيب الطبري: كان الدارقطني أمير المؤمنين في الحديث.

قاضی ابو طیب فرماتے ہیں:

دارقطنی امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

(سير أعلام النبلاء ج 16 ص 450)

2۔احمد بن محمد بن إسماعیل السوطی

أحمد بن محمد بن إسماعيل بن السوطي: بغدادي، ثقة

(تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام ج 8 ص 42 رقم 11269)

3۔احمد بن ملاعب

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

الإمام، المحدث، الحافظ

قال ابن خراش وغيره: ثقة۔

(سير اعلام النبلاء ج 13 ص 42،43)

4۔ عمرو بن حماد بن طلحہ

امام حاتم الرازی لکھتے ہیں:

سألت يحيى بن معين عن عمرو بن طلحة، فقال: ذلك القناد صدوق. نا عبد الرحمن قال: سئل أبي عنه، فقال: كوفي صدوق.

یہ صدوق راوی ہے۔

5۔ حسین بن عیسی بن زید

حضرت زید شہید کے پوتے ان کا ذکر امام ابو حاتم الرازی نے کیا ہے

الحسين بن عيسى بن زيد بن على بن حسين بن على بن أبي طالب : روى عن أبيه. روى عنه عمرو بن حماد بن طلحة القناد

(الجرح والتعديل ج 3 ص 67 رقم 2561)

6۔ زید بن علی امام اہل بیت

ابن الحسين بن علي بن أبي طالب ، أبو الحسين الهاشمي العلوي المدني أخو أبي جعفر الباقر ، وعبد الله ، وعمر ، وعلي ، وحسين ، وأمه أم ولد . روى عن أبيه زين العابدين ، وأخيه الباقر

(سير أعلام النبلاء ج 5 ص 390)

اعلیٰ حضرت شاہ مولانا احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ اس روایات کو نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: اللہ اکبر ! امام زید شہید رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامانِ خاندانِ زید کو بحمد اللہ کافی و وافی ہے۔ (غاية الحقيق في إمامة العلى الصديق ص 23)

علمی مقام:

آپ مدینہ منورہ میں رہے اور اپنے باپ حضرت امام زین العادین علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے حدیث کی روایت کی ہے۔ نیز ابان بن عثمان، عبید اللہ بن ابورافع، عروہ بن زبیر سے احادیث کی روایت کی ہے۔ ان سے محمد بن شہاب زہری، زکریا بن ابی زائدہ اور کثیر لوگوں نے روایت کی ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے آپ کی روایات ذکر کی ہیں۔ ابن حبان نے آپ کو ثقات رُواۃ میں ذکر کیا ہے (تنویر الازھارج 2ص 209)

(1) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كان الله اقرأنا للكتاب الله ، وافقهنا في دين الله ، و اوصلنا للرحم والله ماترك فينا لدنيا و لا لآخرة مثله

اللہ تعالیٰ کی قسم امام زید ہم میں سب سے زیادہ قرآن کو پڑھنے والے، اللہ کے دین کی ہم میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے اور ہم میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کی مثل کوئی بھی موجود نہیں (عقود الجنان ص 72)

ایک اور مقام پر ارشاد ہے :

رحم اللہ عمی کان واللہ سیدا لا واللہ ماترک فینا لدنیا و لا لآخرۃ مثلہ

اللہ تعالیٰ میرے چچا زید پر رحم فرمائے اللہ کی قسم وہ سردار تھے ، اللہ کہ قسم دنیا اور آخرت میں اب ہمارے درمیان ان کی مثل کوئی بھی موجود نہیں

(تاریخ ابن عساکر ، ج 19 ، ص 458)

(2) حضرت امام عبداللہ "**المحض**" رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : میں نے آپ کی مثل کوئی شخص نہیں دیکھا

(مقاتل الطالبیین ص 333)

(3) امام احمد بن علی ابو العباس تقی الدین المقریزی لکھتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زید بن علی (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی قسم ! کسی عورت نے بھی زید بن علی (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ صاحبِ فضیلت اور ان سے زیادہ فقیہی پیدا نہیں کیا- "

(المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار ج 4 ، ص 317)

(4) امام احمد بن علی ابو العباس تقی الدین المقریزی لکھتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے آپ (رضی اللہ عنہ) کے علمی مقام کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے زید بن علی کے پاس حاضری دی جیسا کہ ان کے خاندان سے شرف ملاقات ہوئی، میں نے ان کے زمانے میں ان سے زیادہ فقیہ، ان سے زیادہ عالم، ان سے زیادہ حاضر جواب اور ان سے زیادہ بات کی وضاحت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا- "

(المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار ج 4، ص 317)

(5) امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے آپ جیسا اہل بیت میں فصیح، علم والا، اور بہادر شخص نہیں دیکھا

(المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار، ج 4، ص 317)

(6) امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: بڑے علم اور جلالت والے، علماء اور صلحاء میں سے تھے

(سیر اعلام النبلاء ج 5، ص 389 / تاریخ الاسلام ج 3 ص 415)

(7) جاحظ نے آپ کو بنی ھاشم کے مبلغین میں شمار کیا ہے

(الاعلام ج 2، ص 59)

آپ رضی اللہ عنہ منصب اجتہاد پر فائز تھے اور اصول اربعہ (قرآن، سنت، اجماع، قیاس) پر اجتہاد کیا کرتے تھے

(الإمام زيد بن علي حياته وفقهه وتأثيره ص 100)

حاضر جوابی:

ایک شخص نے ایک مرتبہ یہ آیت کریمہ پڑہی

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ؀38

اور اگر تم منہ پھیروگے تو وہ تمہارے سوااور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے

(پارہ 27، سورۃ محمد، آیت 38)

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ وعید و تہدید فرمائی ہے پھر فرمایا اے اللہ ہم کو ان لوگوں میں نہ کرنا جو تجھ سے پھر گئے اور ان کا بدل تو اور لوگ لے آیا

(تنویر الازھار ج 2 ص 210)

قاری القرآن:

چونکہ آپ ایک مخصوص طرح کی قرائت کیا کرتے تھے جس پر امام ابو حیان الاندلسی نے ایک مستقل کتاب لکھی جس کا نام "النَّيِّر الجليّ في قراءة زيد بن عليّ" رکھا (تنویر الازھار ج 2 ص 214)

نقش خاتم:

آپ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر نقش تھا اصبر توجر اصدق تنجح یعنی صبر کر ثواب ملے گا سچ بول کامیاب ہوگا

(تنویر الازھار ج 2 ص 214)

زیدیہ:

آپ کے وصال کے بعد شیعوں میں ایک فرقہ وجود میں آیا جو زیدیہ کے نام سے مشہور ہوا یاد رہے زیدی سادات کرام ابھی آپ ہی کہ عترت ہیں مگر افسوس کہ اکثر زیدی شیعہ ہیں

لفظ رافضی کی ابتداء:

کوفہ سے بہت لوگوں نے آپ کی بیعت کی اور آپ سے مطالبہ کیا کہ شیخین ابو بکر اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے آپ بیزار ہو جائیں۔ وہ آپ کی مدد کریں گے۔آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ایسا ہر گز نہ ہوگا۔ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا۔ پھر ہم آپ کو چھوڑ جائیں گے۔

آپ نے فرمایا۔ جاؤ تم رافضی ہو۔

اس لئے ان کو رافضہ کہا جاتا ہے۔

(تنویر الازھار ج 2 ص 210)

سب سے پہلی کتاب کس نے لکھی؟

یہ کہنا بڑا مشکل ہے۔ لیکن آج جو کتابیں موجود ہیں اُن میں قدیم ترین کتاب "کتاب المجموع" ہے جو حضرت امام زید بن علی (رضی اللہ عنہ) نے لکھی تھی، جو سیدنا حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کے پوتے اور سیدنا حضرت امام زین العابدین (رضی اللہ عنہ) کے صاحبزادے، (حضرت امام محمد باقر (رضی اللہ عنہ) کے بھائی اور سیدنا حضرت امام جعفر الصادق (رضی اللہ عنہ) کے چچا) تھے۔ فقہ کی سب سے پہلی کتاب حضرت امام زید بن علی (رضی اللہ عنہ) نے لکھی تھی۔ اُن عملی احکام پر جن کو آج فقہ کہتے ہیں۔ یہ کتاب پہلی صدی ہجری کے اواخر

اور دوسری صدی ہجری کے اوائل میں لکھی گئی۔آج ہمارے پاس اس سے پہلے لکھی گئی فقہ کی کوئی مستقل بالذات کتاب موجود نہیں ہے۔

(محاضراتِ فقه للغازی، ص 187 185،47،46)

"المجموع "کتاب کی توثیق کے حوالے سے علماء کرام منکر ہے وجہ یہ کہ المجموع نامی کتاب امام کے دور میں لکھی ہی نہیں گئی بلکہ بعد کے ادوار میں لکھی گئی ہے مزید تفصیل کے لیے " الإمام زيد حياته و عصره آراؤه و فقهه "کا مطالعہ فرمائیں

مسندالامام زید:

" زیدیہ " یہ کتاب " مسند الامام زید " کوآپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ کتاب ابو خالد عمرو بن خالد الواسطی کی ہے جس میں تمام مرویات حضرت امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے لی گئی ہیں اس میں فقہ و حدیث سے تفردات موجود ہیں آیئے کچھ ابو خالد الواسطی کے بارے پڑھتے ہیں اور اس کتاب کی ثقاہت کو دیکھتے ہیں :

حافظ ابن حجر العسقلانی:

وهو وضاع كذاب يروي عن زيد بن علي عن آبائه احاديث موضوعة

(المطالب العاليه ج 18 ص 105 ، رقم 4625)

امام جلال الدین سیوطی :

عمرو بن خالد الواسطي كذاب يضع الحديث

(الزيادات على الموضوعات ج 2 ص 83 رقم 864)

امام عقیلی:

كان عمرو بن خالد ليس بشيء ، متروك الحديث

(كتاب الضعفاء للعقيلى ج 3 ص 68 رقم 1274)

امام ابوزرعہ:

ثنا عبدالله قال قرئ علىٰ العباس بن محمد الدوري عنه يحيىٰ بن معين قال عمرو بن خالد كذاب غير ثقة و لا مأمون

(كتاب الجرح و التعديل ج 6 ص 630 رقم 1677)

امام ابن ابی حاتم:

قال ابي عمرو هذا هو عمرو بن خالد الواسطي و هو متروك الحديث

(جامع الاحاديث ج 23 ص 236 رقم 26168)

اسحاق بن راہویہ:

کان یضع الحدیث

(الضعفاء والمتروکین ج 2 ص 225)

امام احمد بن حنبل و یحیٰی بن معین :

معروف بوضع الحدیث ، کذب احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین وغیرھما من أئمة الحدیث، و نسبه وکیع الی وضع الحدیث ، قال و کان في جوارنا فلما فطن له تحول الی واسط (السنن الکبریٰ ج 1 ص 228)

ابن رجب الحنبلی:

من روایة عمرو بن خالد الواسطي ، وهو کذاب

(کتاب فتح الباری لابن رجب الحنبلی ج 5 ص 36 ، رقم 640)

ان آئمہ حدیث کے کلام سے یہ بات واضح ہے کہ یہ کتاب موضوعات سے بھری ہوئی ہے

امام اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کی مدد:

امام ابو بکر جصاص الرازی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت زید بن علی بن حسین رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین نے جب 122 ہجری میں ہشام بن عبدالملک کے خلاف جدو جہد کاآغاز کیا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ

کی پوری ہمدردی ان کے ساتھ تھی، انہوں نے زید کو مالی مدد بھی دی اور لوگوں کو ان کا ساتھ دینے کی تلقین بھی کی

(احکام القرآن، ج 1، ص 81)

حق بات کا ظہار:

ایک روز ہشام بن عبدالملک نے ان سے کہا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ خلافت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

آپ اس کے لائق نہیں ہیں، کیونکہ آپ لونڈی کے بیٹے ہیں۔ سیدی زید نے جواب میں فرمایا۔ سیدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام لونڈی کے بیٹے تھے اور اسحاق علیہ السلام خاندانی عورت کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے بہتر محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر فرمایا۔ ہشام نے کہا یہاں سے اٹھ جاؤ۔ سیدی زید نے فرمایا تم مجھے دیکھنا پسند نہیں کروگے۔ جب اس کے مکان سے باہر تشریف لائے تو فرمایا جو زندگی کی حرص کرے ذلیل ہو جاتا ہے۔ ہشام باللہ کے آزاد کردہ غلام سالم نے کہا۔ کوئی شخص آپ کا یہ کلام سنے نہ پائے۔

(تنویر الازھار ج 2 ص 209)

آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس سے روکا گیا:

امام مومن بن حسن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب " تنویر الابصار " میں نقل کرتے ہیں کہ فصول مہمہ میں ہے کہ حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہما متدین بہادر تھے۔ بنو ہاشم میں سب سے عابد اور بڑے بزرگ تھے، بنو امیہ کے ملوک وسلاطین عراق کے حاکم کو لکھا کرتے تھے کہ کوفہ والوں کو زید بن علی کی مجلس میں جانے سے منع

کرو کیونکہ ان کی زبان تلوار کے لوہے سے زیادہ کاٹنے والی، تیروں کے بھالوں سے زیادہ تیز، جادو سے زیادہ اثر کرنے والی اور گروہوں میں پھونکوں سے کتنا ہی زیادہ موثر ہے

(تنویر الازھار ج 2 ص 208 تا 209)

کوفیوں نے پھر سے تاریخ دہرائی:

امام زید بن علی رضی اللہ عنہ راہِ خدا میں نکلے تو قریباً ایک لاکھ کوفیوں نے اُن کی بیعت کی لیکن بعد میں آپ کو بھی اُسی طرح تنہا چھوڑ دیا جیسے آپ کے دادا سیدنا امام حسین (رضی اللہ عنہما) کو چھوڑا تھا۔ امام زید نے دشمن کی سپاہ کو دیکھا تو ایک صدا بلند کی: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے رسولِ خدا صلی للہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی سے بچالیا۔ یہ کہتے ہی دشمن کی صفوں میں جا گھسے حتیٰ کہ تیروں نے اُن کے جسم کو چھلنی کر دیا اور وہ شہید ہوئے۔

(مقدمة الروض الكبير ، ص 73 / مختصر تاریخ دمشق ج 9 ص 159)

زیدالازیاد:

سیدی زید کو "زید الازیاد" (یعنی زیدوں کا زید) کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ سیدی زید رضی اللہ عنہ نے ہشام بن عبد الملک پر خروج کیا۔ ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر ثقفی عراق کا حاکم آپ سے جنگ کرنے آیا تو سیدی زید رضی اللہ عنہ کے ساتھی شکست کھا کر بھاگ گئے اس سے پہلے ان کے ساتھیوں سے اکثر نے ان کو رسوا کیا۔

(تنویر الازھار ج ص 2 ص 210)

شہادت:

آپ رضی اللہ عنہ کے خروج کی وجہ، اسباب میں اختلاف ہے جس کے لیے " **المنتظم لابن الجوزی** ج 7 ص 207 تا 219 " کا مطالعہ فرمائیں یہاں مختصراً حاضر ہے

انہوں نے ہشام بن عبد الملک کے زمانے میں 122 ہجری میں حکومت کے خلاف بغاوت کی تھی، اس وقت عراق کے گورنر یوسف بن عمر الثقفی نے عباس المری کو ان کے مقابلے پر روانہ کیا اس کے آدمیوں نے تیر چلایا اسی سے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی

(**المعارف** ص 221)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں : مروانی ظالم بادشاہ ہے جس نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیٹے امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پوتے امام زین العابدین (رضی اللہ عنہ) کے صاحبزادے امام باقر (رضی اللہ عنہ) کے بھائی سیدنا امام زید بن علی (زین العابدین) بن حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو شہید کرایا سُولی دلوائی اور اس پر یہ شدید ظلم کہ نعش مبارک کو دفن نہ ہونے دیا برسوں سُولی پر رہی جب ہشام مر گیا تو نعش مبارک دفن ہُوئی ان برسوں میں بدن مبارک کے کپڑے گل گئے تھے قریب تھا کہ بے ستری ہو اللہ عزوجل نے مکڑی کو حکم فرمایا کہ اس نے جسم مبارک پر ایسا جالا تان دیا کہ بجائے تہبند ہو گیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بعض صالحین نے دیکھا کہ امام مظلوم زید شہید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سولی سے پشتِ اقدس لگائے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں یہ کچھ کیا جاتا ہے میرے بیٹوں کے ساتھ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(فتویٰ رضویہ، ج 5، ص 93)

مظہر بن طاہر المقدسی نے یہاں تک لکھا ہے کہ آپ کو شہید کر دفن کر دیا گیا تھا ان ظالموں نے آپ کو قبر سے نکال کر صلیب پر لٹکا دیا (**البداء و التاریخ** ج 6 ص 49)

یہ حادثہ فاجعہ 25 محرم الحرام 122 ہجری میں پیش آیا (سیر اعلام النبلاء ج 5، ص 390) شہادت کے وقت حضرت امام زید رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 64 برس تھی آپ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ایران کے شہر تہران میں ہے

بنوامیہ کے کے ختم ہونے کا ایک سبب:

سیدنا عبداللہ بن حسین بن علی حسین بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ ہشام زید کو صلیب دینے سے راضی ہو گیا تو اس سے ملک چھین لے۔

اے اللہ ! یوسف بن عمر نے ان کو آگ میں جلایا ہے تو اس پر اس شخص کو مسلط کر جو اس پر رحم نہ کرے۔ اگر تو چاہے تو ہشام کو زندہ آگ میں جلادے ورنہ اس کے مرنے کے بعد اس کو آگ میں جلا۔

راوی نے کہا بخدا ! میں نے ہشام کو جلا ہوا دیکھا جب بنو عباس نے دمشق پر قبضہ کیا اور دمشق کے ہر دروازہ پر یوسف بن عمر کے جسم کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔

میں نے کہا ابا جان ! آپ کی دعا نے لیلتہ القدر کی موافقت کی ہے۔

سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد بنوامیہ سے ملک کی حکومت نکل کر بنو عباس کے ہاتھ میں آئی

(تنویر الازہار ج 2 ص 212)

ہشام کے انتقال کے بعد کیا ہوا؟

سفاح بنو عباس میں سب سے پہلا خلیفہ تھا اور وہ عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ ابن عباس ہے رضی اللہ عنہم بنوامیہ کی حکومت ختم ہو جانے کے بعد جب سفاح خلافت پر فائز ہوا تو اس نے حکم دیا کہ ہشام بن عبدالملک کو قبر سے باہر نکالا جائے۔

لوگوں نے اس کی قبر کھولی تو وہ جوں کا توں پڑا ہوا تھا، کیونکہ اس کو خبر لگایا گیا تھا تاکہ اس کی لاش متغیر نہ ہو۔ اس کو قبر سے نکال کر کوڑے مارے حتیٰ کہ اس کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ پھر اسے آگ میں جلا دیا گیا جیسے اس نے سیدتا زید رضی اللہ عنہ کو لایا تھا۔ اس کو پوری جزا ملی۔

(تنویر الازھار ج 2 ص 213)

مرا بہ تیغ ستم کشت و گفت از ناز

چراغ دودہ زید شہید روشن شد

بتاریخ:

29**دسمبر**2024

بمطابق1445**جمادی الاخری**26**بروز اتوار**

کیا امام زید معتزلی تھے؟

ارسلان احمد اصمعی قادری

ء28/7/25

متشدد تفضیلیوں نے چند دنوں سے علامہ غلام رسول قاسمی صاحب کے متعلق یہ مشہور کر رکھا ہے کہ آپ نے امام زید کی گستاخی کردی ، حالانکہ قاسمی صاحب تو ناقل ہیں انہوں نے وہی لکھا ہے جو تفضیلیوں کے علامہ شہرستانی نے "الملل والنحل" میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق لکھا ہے، قاسمی صاحب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے عوام کو شہرستانی کی ساری کارستانی بتادی کہ جس شہرستانی کو تفضیلی حجت بنائے پھرتے ہیں اُسی شہرستانی نے اِسی جگہ امام زید پر معتزلی ہونے کا الزام لگا رکھا ہے۔

موصوف محمد بن عبدالکریم شہرستانی کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں جس میں سے تفضیلی صرف اپنے مطلب کا جملہ اخذ کرتے ہیں اور باقی پر مٹی ڈال دیتے ہیں۔

شہرستانی لکھتا ہے:

وَزِيدُ بنُ عَلى لَمَّا كان مذهبة هذا المذهب ، اراد ان يحصل الأصول والفروع حتى يتحلى بالعلم فَتَلَمَّذ في الأصول لواصل بن عطاء العزال الالثغ رأس المعتزلة ورئيسهم مع اعتقاد واحد ان جده على بن ابي طالب رضى الله عنه في حروبه التي جرت بينه وبين اصحاب الجمل واهل الشام ما كان على يقين مِنَ الصَّوابِ وَأَنَّ احد الفريقين منهما كان على الخطاء بعينه فاقتبس منه الاعتزال وصاد اصحابه كلُّهم معتزلة وكان من مذهبة جواز امامة المفضول مع قيام الافضل فقال كان على بن ابي طالب من افضل الصحابة إلا ان الخلافة فوضت الى ابى بكر لمصلحة رأوها وقاعدة دينية راعوها.

ترجمہ: زید بن علی کا مذہب یہ تھا تو اس نے اصول و فروع کو جاننا چاہا تاکہ زیور علم سے آراستہ ہو، تو اس نے علم اصول میں معتزلہ کے سردار ورئیس واصل بن عطاء کی شاگردگی کی، حالانکہ واصل کا اعتقاد تھا کہ اس کے (زید بن علی کے) جد اعلیٰ حضرت علی بن ابی طالب ان جنگوں میں جو ان کے اور اصحاب جمل و اہل شام کے مابین واقع ہوئیں یقینی طور پر حق پر نہ تھے، دونوں گروہوں میں سے کوئی ایک غلطی پر تھا نہ جانے کون؟

بہر حال زید بن علی نے اس سے مذہب اعتزال لیا، اس لیے اس کے تمام ساتھی معتزلہ ہو گئے اور زید کا یہ مذہب تھا کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کا امام بننا جائز ہے، اس لیے اس نے کہا کہ "حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے افضل تھے" تاہم خلافت ابوبکر ہی یہ کو سونپی گئی کسی مصلحت کے تحت جو لوگوں نے دیکھی اور کسی قاعدہ دینیہ کے تحت جس کی انہوں نے رعایت کی۔ (الملل والنحل، صفحہ 125، فصل سادس فی الشریعۃ، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

تفضیلی حضرات مسئلہ تفضیل میں جب اہل بیتِ پاک کی بات کرتے ہیں تو امام زید بن علی رضی اللہ عنہما کا حوالہ اُن کی زبان کی نوک پر ہوتا ہے، حالانکہ تفضیلِ مولا علی رضی اللہ عنہ پر امام زید بن علی رضی اللہ عنہما سے ایسی کوئی بھی روایت صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔

آجاکے یہ لوگ امام زید کی نسبت یہ بات محمد بن عبدالکریم شہرستانی کی کتاب "الملل والنحل" کے حوالے سے بیان کرتے ہیں جیساکہ فی زمانہ تفضیلیوں کے دو بڑے محقق عبدالقادر شاہ ٹیپنچ بھاٹوی نے "زبدۃ التحقیق" کے صفحہ 275 پر اور ظہور فیضی نے اپنی کتاب "حقیقۃ التفضیل" کے صفحہ 312 پر اسے نقل کیا ہے۔

ان لوگوں نے اپنی من پسند بات لے لی اور پیچھے جو لکھا تھا اس پر پردہ ڈال دیا کہ پوری عبارت نقل کریں گے تو شہرستانی حوالے کے وقعت ختم ہو جائے گی، بس اسی چیز کو علامہ قاسمی صاحب نے واضح کیا ہے۔ کہ جہاں سے تم حوالہ دے رہے ہو وہیں دو سطر پیچھے یہی شہرستانی امام زید کو معتزلی بتا رہا ہے۔

چونکہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی نے تفضیلیوں کے مذہب کو تقویت دینے والا حوالہ فراہم کیا ہے، تو یہ لوگ اسے اپنی کتابوں میں "امام" اور "علامہ" جیسے القابات سے نوازتے نظر آتے ہیں۔ یہ دیکھے بغیر کہ اس کا حضرت امام زید بن علی کے بارے میں کیا نظریہ تھا، اور خود اس کا اپنا عقیدہ کیا تھا۔

طبقات الشافعیہ میں ہے:

في تاريخ شيخنا الذهبي ان ابن السمعانى ذكر انه كان مُتَّهِمًا بِالمَيْلِ إِلَى أَهْلِ القلاع يعنى الاسماعيلية والدعوة إليهم والنصرة بطاعاتهم وانه قال في مُتَهَمُ بِالإِلْحَادِ والميل إليه غالٍ في التَّشَيُّع .

(ترجمہ) ہمارے شیخ امام ذہبی کی تاریخ میں ہے کہ ابن المعانی نے لکھا ہے: شہرستانی پر اعتراض تھا کہ وہ اہلِ قلاع یعنی اسماعیلیہ کی طرف مائل تھا، ان کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا اور ان کے عقائد کی مدد کرتا تھا۔ تحریر میں ہے کہ وہ الحاد کا خوگر تھا اور غالی شیعہ تھا۔ (الطبقات الشافعیہ الکبری جلد 4 صفحہ 79)

تو ایسے گمراہ شخص کو تفضیلی ہی اپنے مطلب کیلئے امام، علامہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہہ سکتے ہیں ہم نہیں۔ اور امام زید کے اصل بے ادب بھی یہی لوگ ہیں۔ جو امام زید کو معتزلی کہنے والے کو پروٹوکول دیتے ہیں۔